بمنہ وکرمہ

نپولین کی مان

جسکو

منشی شرف الدین احمد خان صاحب سلمہ اللہ تعالی

مصنف خیالات و مؤلف سرگذشت بوعلی سینا - و مترجم حالات

تانیتا بیل وغیرہ وغیرہ - ہیڈ کلرک جیل ریاست رامپور

نے

ہندوستانی عورتون کے پڑہنے پڑہانے کے واسطے

تالیف کیا

مطبع احمدی پریس رامپور مین طبع ہوا

سنہ ۱۹۰۲ء

بار اول — تعداد جلد ۱۰۰۰ — قیمت (۱۲)

گذارش

اس مختصر تذکرہ کو مین اس غرض سے ہنین پیش کرتا کہ گذشتہ وقعات سے ناظرین کچھ دلچسپی حاصل کرین - بلکہ اصل مطلب یہ ہے کہ ہر بچّہ کی ابتدائی تربیت - تہذیب و شائستگی - چال چلن کی درستگی - عقلی اور اخلاقی قوتون کے نشو ونما دینے کے لئے مان کی ذات کسقدر ضروری اور کارآمد ہے -

خاکسار
شرف الدین احمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لیٹیشیا رامولینی۔ اجیسکو مین ۲۴ر اگست ۱۷۵۰ء کو پیدا ہوئی۔ اسکی
پرداخت۔ اسکی نشو و نما ایسے زمانہ مین ہوئی کہ ہر طرف سے ملکی نا اتفاقیان اور لڑائی جھگڑے پھیلے ہوئے
تھے طوائف الملوکی مین اسنے ہوش سنبھالا۔ سولہ برس کی عمر سے پہلا اسکی شادی چارلس بونا پارٹ
سے ہوگئی مجکو اس امر کے دریافت کی بہت ضرورت تھی اور اسی غرض سے مینے کثرت سے تواریخ اور سوانح
عمریان دیکھین کہ لیٹیشیا نے بچپن مین تعلیم و تربیت پائی تھی یا نہین لیکن مجھے پتہ نہ چلا معلوم ہوتا ہے
کہ زمانہ کی گردش اور حوادث نے والدین کو موقع نہ دیا ہوگا کہ ایسی غیر معمولی ذہین اولاد کی تعلیم و تربیت مین
اپنا کچھ بھی وقت صرف کر سکین۔ اس دریافت سے میری یہ غرض تھی کہ اگر لیٹیشیا کو ذرا بھی والدین
کے سایہ عاطفت مین تعلیم و تربیت کا موقع ملا ہوتا تو مین ناظرین کے سامنے یہ مسئلہ باستدلال پیش کرتا کہ انکی
تعلیم و تربیت سے لیٹیشیا کی طبعی عقلی اور اخلاقی قوتون نے ترقی کی لیکن تاریخ سے کچھ پتہ نہین چلتا
کچھ بھی ہو غور کرنے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جس گھر مین پیدا ہوئی۔ سولہ برس زندگی بسر کی اگر زیادہ نہین تو
تھوڑا بہت ضرور ماں باپ کے پرداخت کا اثر لیٹیشیا کے نیچر پر پڑا ہوگا لیکن ناظرین کو اسکے حالات
پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ زیادہ تر اسکی عقل مین جودت۔ رائے مین اصابت۔ مزاج مین استقلال۔ طبیعت
مین دلیری کی نعمتین اسے قدرتی عطا ہوئی تھین۔ بچپن کا زمانہ والدین کے سایہ عاطفت مین کچھ نہ کچھ
علی قدر حیثیت آسائش سے بسر ہو جاتا ہے لیکن بدنصیب لیٹیشیا کو اس زمانہ کی بے اطمینانی نے سکھ سے

نہ رہنے دیا۔ اُمید تہی کہ شادی ہوجانیکے بعد شاید کچہ دن آرام و لطف سے بسر ہوجائین لیکن یہ محض
ایک خیال ہی خیال تہا۔ قانون قدرت کا یہ بہی خاصہ ہے کہ جنکی فطرت مین غیر معمولی خوبیان
پائی جاتی ہین اُنکو دنیاوی آلام و مصایب کے مواقع بہی اکثر پیش آجاتے ہین اور اُنکی آزمائش
کیجاتی ہے جنکا استقلال کے ساتہہ برداشت کرنا آسان کام نہین ہے۔ اگر نیچر کے اس امل پر آدمی ثابت
قدم ٹہیرے تو پہر کیا کہنا۔ شہرت۔ نام آوری۔ دولت۔ حکومت۔ عزت۔ سب پر قبضہ ہوگیا
اور آیندہ نسلون کیلیے اپنے عمدہ اور بیش بہا کارنامون سے صفحات تاریخ پر یادگار چہوڑی تاکہ دوسرے
اُنکو دیکہکر عمدہ نتیجے اور سبق حاصل کرسکین اور اگر نیچر کے مرتبہ قواعد مین ناکامیاب نکلے تو
پہر کچہ بہی نہین نہ صرف اپنی ذات کے لئے بلکہ اپنی اولاد۔ اپنی قوم۔ اپنے ملک کیلیے بہی غیر مفید
ثابت ہو۔ **لیٹیشیا** جس کا تذکرہ مین ناظرین کے سامنے پیش کرتا ہون دیکہنے سے معلوم ہوگا کہ
قدرت نے اُس کو کیا کیا خوبیان عطا کی تہین اور وہ کن کن مشکل اور سخت امتحانون مین مستقل مزاج
اور ثابت قدم ٹہیری پہلے مین اُن اوصاف کا تذکرہ کرتا ہون جو مبداء فیض نے اپنی قدرت کاملہ
سے اس خوش نصیب عورت کو عطا کئے تہے۔ اوسکے بعد یہ دکہلاؤنگا کہ اُسنے زمانہ کی گردش کیطرح طرح کے
آلام و مصائب مین مبتلا رہکر اپنے بچون کی پرورش بہی کی تعلیم و تربیت بہی کی جسکا یہ عمدہ اثر
مترتب ہوا کہ اُسکا دوسرا بیٹا **نپولین** فرانس کا شہنشاہ ہوکر اُن بیش بہا نصائح سے
مستفید ہوا جو اُسنے آغوش مادر مین حاصل کی تہین اور جبتک دنیا مین زندہ رہا ہر وقت اور ہر حالت
مین اپنی مان کا شکریہ ادا کرتا رہا۔ اُسکا قول تہا کہ مجہکو اقبال مندی۔ حکومت۔ دولت
اور عزت جو کچہ حاصل ہوئی وہ صرف میری مان کی بدولت ہے اور میری اولاد کی آیندہ بہلائی
بالکل مان کی نگرانی و پرداخت پر ہے۔ تاریخ اس امر کی شہادت دیرہی ہے کہ دنیا مین شہرت
و نام آوری کے وسیع میدان مین جو لوگ گوے سبقت لیگئے ہین اور اپنے بے مثل کارنامون کے صفحہ

دُنیا پر یادگار چھوڑ گئی ہین اُنکی فطرت مین ایک ایسا غیر معمولی مادہ منجانب قدرت عطا ہوا تہا
کہ وہ ابتدا ہی سے اُن کے حرکات۔ سکنات۔ اقوال و افعال سے ظاہر ہو جاتا تہا لیٹیشیا بہی
اس قانون قدرت سے مستثنےٰ نہ تہی۔ صفات ظاہری جو فی الجملہ دلکش اور مقبول طبایع انسانی
ہوتی ہین اور جن کے نظارے انسان کے دل مین خود بخود شیفتگی پیدا کر دیتے ہین۔ قسام ازل نے اُس
حسن ظاہری سے بہی لیٹیشیا کو رونق دیکر ایسی مقبولیت اور شہرت بخشی کہ نہ صرف
اُس سرزمین مین جہان وہ پیدا ہوئی تہی بلکہ تمام جزیرہ کارسیکا مین وہ حسن و جمال
کی دیوی سمجہی جاتی تہی چارلس بوناپارٹ بہی اُسکے حسن کا شہرہ سُنکر فریفتہ ہو گیا
اور شادی کر لی۔ باطنی خوبیان ظاہری خوبیون پر فوق ہوتی ہین اور جو لطف اُن سے حاصل ہوتا ہے
وہ ظاہری خوبیون کے لطف سے بڑہا ہوا و پایدار ہوتا ہے۔ وہ طبیعت کی ایسی مضبوط اور دلیر تہی
کہ جس کام کے کرنیکا ارادہ کر لیتی یا اُسکا فرض منصبی کسی کام کے کرنے پر محرک ہوتا تو وہ بے تکلف
اُسے کر گذرتی اور یہ بہی کوشش کرتی کہ جو خوبیان اُسمین ہین وہ اورون مین ہو جائین استقلال
کی یہ کیفیت تہی کہ جب باشندگان فرانس نے جزیرہ کارسیکا۔ مین داخل ہوکر
طرح طرح کے ظلم کیے گہر تک پہونک دیے تو لیٹیشیا کو مجبوراً مع اپنے بچون کے بہاگنا پڑا اور اِس
بہاگ دوڑ مین جو اذیتین اس مستقل مزاج عورت نے برداشت کین وہ قابل تعریف ہین۔ ایک
مرتبہ دشمنون نے لیٹیشا کا گہر خاکستر کر دیا۔ اور جب اوسکے ایک دوست نے بطور تذکرہ
کہا کہ تمہارا گہر جل رہا ہے تو اُس نے نہایت استقلال سے جواب دیا کہ کچھ پروا نہین مین اس سے
عمدہ مکان بنوا لونگی۔ ابتدا مین اسکا شوہر چارلس بوناپارٹ وکالت کرتا تہا
لیکن شادی ہونیکے چہ سال بعد جب فرانسیون نے کارسیکا پر حملہ کیا تو انکے
ملک کی حفاظت مین بہمراہی جنرل پاولی خصم کے مقابلہ مین اُسے تلوار اٹہانی پڑی۔

سب سے زیادہ **نپولین** اپنی ماں کے ساتھہ محبت کرتا تہا اور ہمیشہ کہا کرتا تہا
کہ میرے خاندان کو جو دنیاوی ترقیان نصیب ہوئین وہ صرف میری ماں کی دماغی
اور اخلاقی تعلیم کا نتیجہ ہے۔ شفیق ماں کی تعلیم و تربیت نے اُسکی دماغی اور
اخلاقی قابلیتون مین جلا دی تہی **نپولین** ہمیشہ معرف رہا۔ وہ کہا کرتا تہا کہ
مجھکو محض میری ماں کی تعلیم و تربیت سے یہ عظیم الشان مرتبہ حاصل ہوا۔ اُسنے
حکمران ہوکر فرانس مین عورتون کی تعلیم کے لئے مدرسہ جاری کیا اور یہ کہا کہ فرانس
کو اِسکی ضرورت ہے کہ تعلیم یافتہ مائین ہون۔ سعادت مندی کا یہ حال تہا
کہ مرتبہ شہنشاہی کے پہنچنے پر پہلا کام **نپولین** نے یہ کیا کہ ہر طرح کے آرام و
آسائش کا سامان بصرف کثیر اپنی ماں کے لئے مہیا کیا اور ذاتی مصارف کے لئے
معقول وظیفہ مقرر کر دیا۔ **نپولین** کہتا ہے کہ بچپن مین مین لڑاکا اور شریر تہا
چونکہ مجھہ مین یہ مادہ قدرتی طور سے دیا گیا تہا لہذا میری ماں مجھکو دباؤ مین رکہتی تہی
اُسکی محبت سختی کا پہلو لئے تہی قصور پر تنبیہ کرتی بہلی باتون پر خوش ہوکر انعام
دیتی تہی۔ جہوٹ بولنے پر ملامت کرتی تہی۔ نافرمانی اور عدول حکمی پر ناخوش ہوتی
تہی اور ہم لوگون کی کسی خطا کو نظرانداز نہین کرتی تہی۔ ہم لوگون کے اقوال
افعال۔ حرکات و سکنات پر عجیب پوشیدہ طریقہ سے نگران رہتی تہی **لیٹیشیا**
کی تربیت اور ہدایت اپنے بچون پر صرف بچپن کے زمانہ تک محدود نہ تہی وہ
جس موقع پر کوئی اخلاقی برائی دیکہتی تو اسی وقت اصلاح کرتی۔ **لیٹیشیا** کی عالی
ظرفی اور بلند خیالی اِس سے زیادہ اور کیا ہوسکتی ہے جسکا ثبوت حسب ذیل واقعہ سے
ظاہر ہوتا ہے۔ زمانہ نے جب **نپولین** کے ساتھہ مساعدت کی اور خوش

قسمتی سے لباس شاہی کے زیب تن کرنے کا افتخار حاصل ہو گیا تو تھوڑے دنوں بعد مع اپنے خدم و حشم کے ایک باغ میں اپنی ماں کی خدمت میں گیا۔ معلوم نہیں اُس وقت وہ کس خیال میں تھا اُس سے ایک سخت غلطی ہو گئی۔ تبسم اور سنجیدگی کے ساتھ اُسنے اپنا ہاتھ ماں کی جانب بوسہ کے لئے پیش کیا۔ ماں نے **نپولین** کی بے ادبی دیکھکر نہایت حقارت سے ہاتھ جھٹک دیا اور اپنا ہاتھ بڑھاکر اسکے تمام ہمراہیوں کے سامنے بآواز بلند کہا کہ یہ تمہارا فرض ہے کہ تم اُس ہاتھ کو بوسہ دو جسنے تمکو پالا اور پرورش کیا۔ ناظرین اس واقعہ سے اندازہ کر سکتے ہیں کہ **لیٹیشیا** کس دل و دماغ کی عورت تھی اور کیونکر اسنے اپنے بیٹے کی اس لغو حرکت پر نصیحت کے پیرایہ میں اپنی ناخوشی ظاہر کی۔ **نپولین** کی سعادت مندی کی بھی یہ کافی دلیل ہے کہ وہ ماں کی اِس نصیحت کو تسلیم کر کے نادم ہوا۔ نہ کسی قسم کا میل اُسکے دل میں آیا اور نہ اسنے ماں کی وقعت اور عزت میں کمی کی۔ یہ **لیٹیشیا** ہی کے عمدہ تربیت کا اثر تھا کہ اُسنے اپنا اصلی وقار **نپولین** کے دل میں بٹھادیا تھا ورنہ ایسی خاص حالت میں بہت ہی سعادت مند اولاد ہوگی جو ایسا کرخت جواب سنکر خاموشی اختیار کرے۔ **نپولین** جب دنیاوی ترقی کے انتہائے زینہ تک پہنچ گیا تو **لیٹیشیا** موقع پاکر اپنے نامور بیٹے کو نخوت اور بیجا حوصلہ سے منع کرتی تھی۔ دوراندیشی کا یہ حال تھا کہ اُسکے بیٹے **نپولین** نے ایک مین فرانک سالانہ مقرر کر دیا تو وہ نہایت کفایت شعاری سے صرف کرتی اور ہمیشہ پس انداز بھی کرتی تھی۔ گذشتہ زمانہ کی ہولناک تصویرین اُسکی آنکھوں کے سامنے پھرتی تھین۔ اُسکا خیال تھا کہ زمانہ کا کچھ اعتبار نہین ہے کہین ایسا نہو ہوا پھر پلٹ جاے اور بُرے دن دیکھنے نصیب ہون اسلئے کچھ نہ کچھ جمع کر لینا چاہیے جب لوگون نے اُسکی کفایت شعاری پر اعتراض کیا تو اُسنے جواب دیا کہ کوئی نہین جانتا

لیکن ایک دن ایسا آنے والا ہے کہ مین ان بادشاہون کے لئے روٹیان مہیا کرونگی
اخیر زمانہ مین جب اُسکا بیٹا شہنشاہ **نپولین** قید کر کے جزیرہ **سینٹ ہلینا** مین بہیجدیا گیا تو جو سرمایہ اُسکی مان کے پاس تہا اُسنے سب نپولین پر صرف کر دیا اور اُسکے قول کی صداقت ہو گئی کہ مین ان بادشاہون کے لئے روٹیان مہیا کرون گی۔ **لیٹیشیا** کی خوبی طبیعت کا یہ حال تہا کہ ہر شخص کے ساتہ مہربانی اور احسان کرنے سے بہت خوش ہوتی تہی اور اپنے بچون کو بہی ہدایت کرتی تہی کہ دوسرون پر مہربانی کرو۔ اگر اون سے کوئی قصور سرزد ہو تو درگذر کرو اور اگر تمہاری ذات سے کوئی نقصان پہنچے تو اُسکی تلافی کرو۔ دنیا کا سب رنگ دیکہ لینے کے بعد پہر **لیٹیشیا** کو پہر بُرے دن دیکہنے پڑے جو خدا کسی مان کو نہ دکہائے۔ ایک زمانہ وہ تہا کہ جن آنکہون سے اپنے بیٹے کو شہنشاہ دیکہا اب اُن ہی آنکہون سے اُسکو جزیرہ **سنیٹ ہلینا** مین مقید دیکہا۔ یہ عبرتناک منظر دیکہکر اُس شفیق مان کے نازک دل کی جو حالت ہوئی ہوگی اُسکا اندازہ کرنا بہت مشکل ہے لیکن اس حالت مین اُسنے اپنے تمام عیش و آسائش کو ترک کر کے اپنے بیٹے کا ساتھ دیا اور اپنی تمام دولت اور کل سامان اپنے بیٹے کے حوالہ کر دیا۔ دردمند مان نے اپنے نامور بیٹے کے قید ہونے پر اُسکی آزادی کے لئے اکس لیپل مین جہان کل شہنشاہ جمع ہوئے تہے عجیب دردانگیز الفاظ مین یون عرض حال کیا تہا۔ جہان پناہ۔ مین اسکی مان ہون۔ اپنے بیٹے کی زندگی مجہکو اپنی زندگی سے زیادہ پیاری ہے۔ اُس قادر مطلق کا نام پاک لیکر جس مین بہلائی کی صفتین ہین اور جسکے جاہ و جلال کا ایک ادنےٰ پرتو تمہاری شاہانہ اور

خسروانہ عظمتین ہین - مین التجا کرتی ہون کہ اُس کی مصیبت کا خاتمہ کیا جائے اور
آزادی دیجائے مین خدا سے بہی التجا کرتی ہون اور تم سے بہی جو دُنیا مین اُسکی
نائب ہو - ہر دنیاوی معاملات کی انتہا ہوتی ہے - گذشتہ نسلین جن کو حیات
ابدی حاصل ہے سب سے زیادہ فیاض فاتحین کی پرستش کرتی ہین ۱۸۱۹ء
مین **نپولین** نے اپنی مان کو لکہا کہ مین انگریزی ڈاکٹر کا علاج ناپسند کرتا ہون
لہذا میری خواہش ہے کہ ایک فرانسیسی ڈاکٹر اور کیتہلک پادری بہیجدیا جاوے
اُسکی مان نے نہایت خوشی سے کافی خرچ دیکر روحانی اور جسمانی علاج کی ہدایت
کر کے **سینٹ ہلینا** روانہ کر دیا - **نپولین** اپنی قید کی حالت مین کہا کرتا
کہ میری مان مجہکو بہت چاہتی ہے اور میرے ضرورت کے لئے وہ اپنا
ہر قسم کا اسباب فروخت کرنے کو تیار ہے - اسّی برس کی عمر مین قابل قدر -
لیٹیشیا مری اور روم مین دفن ہوئی -

تمت

کتبہ سید عبد السلام [A-S]

الحمد للہ والمنة کہ کتاب ہذا بتاریخ ۲۵ رمضان المبارک سنہ ۱۳۲۰ ہجری مطابق ۲۶
دسمبر سنہ ۱۹۰۲ عیسوی مطبع احمدی پریس ریاست رامپور کوچہ لنگر خانہ مین چہپی -

مطبع احمدی ریاست رامپور کوچہ لنگر خانہ

اعلان و تنبیہ

چونکہ یہ کتاب حسب منشار ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۷ء داخل رجسٹر گورنمنٹ ہو چکی ہے
اسلئے تمام اہل مطابع و دیگر تاجران کو اطلاع دیجاتی ہے کہ بلا اجازت
مؤلف مقصد طبع کتاب کا نفرماوین ورنہ بعوض نفع نقصان اٹھاوینگے

راقم

شرف الدین احمد خان۔ ہیڈ کلرک جیل ریاست رامپور